سوال

(34) میلادمیں شریک ہونااورقیام کرنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میلادمیں شریک ہونااورقیام کرنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے آج کل اسلامی جماعت سے متعلق بعض مرداور عورتیں ان مجالس میں شریک ہوتے ہیں قیام بھی کرتے ہیں اور لوگوں کو قیام کو رغبت بھی دلاتے ہیں اور اس کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ ہماری نیت یہ ہوتی ہے کہ ہم خدا کے لئے قیام کررہے ہیں اس کو شریک نہیں کہا جاسکتا کیا ان کا کہنا صیح ہے کتاب وسنت سے مدلل فرمائیں،

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کی محافل میں شرکت حرام ہے اور شریک انسان مرتکب الکبیرہ ہے، انوارالتوحید میں بحولہ تفتتہ القضاۃ ہے، ویقومون عند تولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ریزعمون ان روحہ تجی وحاضر فزعمہم باطل بل ہذاا الاعتقادوشرک ونذمنع الامتہ یعنی لوگ رسول ﷺ کی ولادت کا ذکر سن کر (محفل میلادمیں) کھڑے ہوجاتے ہیں اورگمان کرتے ہیں کہ آپؐ کی روح تشریف لاتی ہے اور آپؐ حاظر ہونے ہیں ان لوگوں کا یہ خیال باطل ہے بلکہ ایسا اعتقاد شرک ہے اورچاروں اماموں نے اس قسم ک عقیدوں سے منع کیا ہے ترمذی شریف میں حضرت انسؓ سے مروی ہے، لم یکن شخص احب الیھم من رسول صلی اللہ علیہ وسلم وکانو اذاراوہ لم یقوموالما یعلمون من کراہتہ ذالک یعنی صحابہ کرامؓ کو سب سے محبوب رسول اللہ ﷺ تھے جب آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ ان کو آپ کا اسے مکروہ سمجھنا معلوم تھا، اس روایت سے معلوم ہوا آپؐ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنےلئے قیام کو مناسب نہیں سمجھا تو وفات کے بعد آپؐ کا ذکر سن کر قیام کرنا بطریق اولی منع ہے پھر قرون مفضلہ میں بھی اس کا نام ونشان تک نہیں ملتا علامہ محمد عبدالسلام خضرہ الشقیری کی مشہورومعروف تالیف السنن والبتدعات کے ص ۱۳۹ پر ہے، فاتہاذمولدہ موہما والاحتقال بہ بدعة منکرة ضلالة لم یروبہا شرع ولا عقل ولوکان فی ہذاخیرافکیف یغفل عنہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وسائرالصحابة والتابعین وبعیہم والائمة واتباعہم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے من احدث فی امرنا ہذا مانیسرمنہ فہوردیعنی جو دین میں نیا کام کرے وہ مردود ہے، دوسری روایت میں ہے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الرامشدین المہدیین من بعد تمسکوابہا وعضواعلیہا بالنواجذوایاکم ومحدثات الامورفان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وزادالنسائی کل ضلالة فی النار قرآن مجید میں ہے يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے اتبعوالاتبتد عوافقد کفیتم طبرانی میں حدیث ہے ماترکت من شی یقربکم الی الجنة الاوقدحد ثتکم ومامن شی یعبدکم عن النارالاوقدحد ثتکم بہ دوسری حدیث میں ہے، ترکتکم علی البیضاء لیلہاکنہارہالایزیغ عنہا بعدی الاہالکابن الماجشون کا کہنا ہے میں نے مالک سے سنا من ابتدع فی الاسلام یراہاحسنة فقدزعم ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خان الرسالة لان اللہ یقول الیوم اکملت لکم دینکم فمالم یکن یومئذدینا لایکون الیوم دینا السنن دالمبتدمات ص ٦ اسی صفحہ پر امام شافعی کا قول ہے من التحسن یعنی بدعتہ فقد شرح یعنی جس نے بدعت کو اچھا سمجھا اس نے نئی شرح ایجاد کرلی، باقی رہا بعض حضرات کا یہ دعوی کہ اس قسم کی مجالس میں حاظری وقیام کے باوجود ہماری نیت خالصتہ اللہ کےلئے ہوتی ہے لہذا اسے شرک قرار نہیں دیا

جاسکتا تو یہ دعوی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے سنن ابوداود میں ثابت نب ضحاک کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نذر مانی تھی کہ وہ بوانہ مقام میں اونٹ ذبح کرے گا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاظر ہوا آپؐ کو واقعہ کی اطلاع دی آپؐ نے فرمایا ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالو الاقال نہل کان فیہا عید من اعیا دہا قالو الافقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوف بندرک فانہ لاونا ء لنذر فی محصیۃ اللہ ولا یملک ابن ادم یعنی کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہوانہوں نے کہا نہیں فرمایا اپنی نذر پوری کر اللہ کو معصیت میں نذر کی وفاء نہیں اور نہ اس چیز میں جس کا انسان مالک نہ ہو نیز مشکوۃ جلد دوم ص ۲۹۸ میں بحوالہ رزین ہے ، ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ ونذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا کان تذبح فیہ اہل الجاہلیۃ الخ یعنی ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں فلاں مقام میں ذبح کروں جس میں اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے فرمایا کیا ان کا وہاں کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہو کہا نہیں فرمایا وہاں ان کی کوئی عید تھی کہا نہیں فرمایا اپنی نذر پوری کر، ان احادیث سے معلوم ہوا شرک وبدعت وخرافات کے اڈوں پر جانا اور مشرکین وبتدعین کی مجالس میں شمولیت اختیار کرنا منع ہے اگرچہ انسان کی نیت میں کتنا ہی خلوص کیوں نہ ہو لہذا اس قسم کی مجالس میں حاظری سے اجتناب لازمی ہے ، من تشبہ بقوم فہو منہم واللہ تعالی اعلم بالصواب وعلمہ اتم (الاعتصام جلد نمبر ۳۱ شمارہ نمبر ۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 75

محدث فتویٰ